حافظ محدث گوندلوی علیہ الرحمۃ

تحریر: جناب مولانا محمد ادریس فاروقی (کوئٹہ)

حضرت محدث گوندلوی علیہ الرحمۃ کم گو اور کم آمیز تھے لیکن جتنا بولتے پُر مغز بولتے، جتنا ملتے پُر خلوص ملتے، آپ صاف دل صاف دماغ تھے۔ ظاہری صفائی کے ساتھ باطنی صفائی کو پسند فرماتے تھے آپ صفائی پسند بھی تھے اور سادگی پسند بھی مجھے تقریباً چھ برس (فیصل آباد اور گوجرانوالہ) آپ کے فیض صحبت میں رہنے کا موقع ملا جن میں دو برس گوجرانوالہ میں براہ راست آپ سے اکتساب فیضان کا موقع ملا۔ میں نے آپ کی کشادہ پیشانی پر کبھی شکن نہیں دیکھی کبھی آپ کی پاکیزہ زبان سے غیبت نہیں سنی۔ کبھی آپ کی زبان کوئی ثقیل لفظ نہ پایا اور کبھی آپ کو سیخ پا عالم غیظ وغضب میں نہ دیکھا صفائی اور پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ آپ ہمہ وقت باوضو رہتے تھے آپ کا دل ہر وقت ہر قسم کی میل کچیل اور گندگی سے پاک صاف رہتا تھا۔

حافظ صاحب۔ بے مثل مفسر، منفرد محدث، لاثانی مدرس، بہترین مصنف اور ممتاز مفتی تھے۔ خطابت میں بھی خاص پایہ رکھتے تھے آپ کے ان تمام پہلوؤں میں جو چیز مشترک تھی وہ تھی آپ کی

سادگی، بے ساختگی اور روانی، بناوٹ اور تکلف سے آپ یکسر نا آشنا تھے۔ آپ کی جس حیثیت کو بھی دیکھا جائے آپ منفرد اور لاثانی نظر آتے ہیں آپ کی علمیت کا صحیح اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں کہ جنہوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہو آپ علوم عقلیہ و نقلیہ پر وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے قرآن و حدیث اور تفقہ فی الدین میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ باید و شاید۔

محدث گوندلوی کا اندازِ تدریس بڑا منفرد اور اچھوتا تھا حلقہ درس میں ملک اور بیرون کے متعدد طلبہ ہوتے ایک طالب علم سبق پڑھتا آپ غور سے کتاب دیکھتے اور مغلق و پیچیدہ مقامات کی اس عمدگی سے تشریح فرماتے کہ کسی طالب علم کو کوئی تشنگی باقی نہ رہتی اور کمال یہ کہ جو طالب علم اردو کے علاوہ عربی، فارسی یا پنجابی جس زبان میں سوال کرتا آپ اس کو اسی زبان میں جواب دیتے اور آپ جس طرح اردو اور پنجابی میں تقریر کرتے اسی طرح ہی عربی اور فارسی میں بھی تقریر کر لیتے تھے۔

ایک دفعہ آپ صحیح بخاری کے ایک مختلف فیہ مقام کی تشریح فرما رہے تھے تو ہمارے ایک بیرونی ساتھی نے عربی میں دو ایک سوالات کیے آپ نے بھی اسے عربی میں جواب دینا شروع کر دیا آپ عربی یوں بولتے تھے جیسی مادری زبان ہو۔ چنانچہ اس طالب علم کی سو فیصد تسلی ہو گئی اور لطف یہ کہ اس کے بعد آپ نے ہمیں بھی کافی دیر تک عربی میں ہی درس دیا اصل میں حضرت حافظ صاحب استنباط، استخراج، استدلال اور محاکمے میں اسقدر

لگ گئے کہ آپ کا ذہن ادھر منتقل ہی نہ ہوا کہ عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔

حافظ صاحب نہایت صابر، شاکر اور قانع تھے بندہ آپ کے چہرے پر کبھی پریشانی اور سراسیمگی کے آثار نہیں دیکھے آپ کے چہرے پر ایک رعب، ایک جلال اور ایک دبدبہ ہوتا تھا نہایت ہی وقار اور متانت ہوتی لیکن اس کے باوجود بلا کی کشش اور جاذبیت ہوتی تھی تمام باذوق طالب علم درس کے بعد بھی آپ کے پاس بیٹھتے آپ کو دبانے اور آپ کی جوتیاں سیدھی کرنے کو اپنے لیۓ باعثِ سعادت سمجھتے۔ محدث گوندلوی کی وپر وجاہت شخصیت کے چہرے پر متانت اور سنجیدگی نمایاں ہوتی تھی مگر لطافت کا وافر حصہ آپ کو ملا تھا اکثر آپ تبسم فرماتے اور کبھی بعض واقعات وہ لطائف پر اس قدر ہنستے کہ آپ کے موتیوں جیسے چمکدار دانت آتے ایک دفعہ دوران سبق آپ بتا رہے کہ بات ہمیشہ دلائل اور شواہد کی روشنی میں کرنی چاہیے۔ بے دلیل بات کوئی حقیقت نہیں رکھتی اسی سلسلے میں آپ نے ایک مولوی صاحب (نام یاد نہیں یا شاید نام نہ لیا ہو) کا ذکر کیا کہ کسی شخص نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا مولوی صاحب نے بتا دیا۔ مگر اس شخص کو اطمینان نہ ہوا چنانچہ اس شخص نے کہا مولوی صاحب اس مسئلے کی قرآن و حدیث سے کوئی دلیل دیجیۓ۔ مولوی بجائے دلیل پیش کرنے کے کہنے لگے" بھائی میں کیا اپنی اس سفید ڈاڑھی سے جھوٹ بول رہا ہوں" یہ بات تھی بھی ہنسی کی کہ مولوی صاحب نے بجائے دلیل پیش کرتے اپنی سفید ڈاڑھی

پیش کی۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب خوب ہنسے اور سب طالب علم بھی مولوی صاحب کی "دلیل" پر ہنستے رہے آج تو تقریباً اس بات کو اٹھارہ برس ہو رہے ہیں۔ اپنے گرامی قدر اور مشفق استاد کا گلاب جیسا مسکراتا چہرہ اب بھی میرے سامنے ہے

حق تعالیٰ نے حضرت صاحبؒ کو جن کثیر انعامات سے نوازا تھا ان میں ایک ان کا تیز حافظہ تھا۔ حضرت مولانا عبدالمجید سوہدری مرحوم بیان فرماتے تھے کہ ایک جلسے میں حضرت حافظ صاحب مرحوم گوندلوی نے صدارت فرمائی اسی دوران ایک کتاب جو تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل تھی آپ کے ہاتھ لگ گئی آپ نے بیک وقت عظیم الشان جلسے کی صدارت بھی کی اور کتاب کا مطالعہ بھی ادھر جلسہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور اُدھر کتاب کا مطالعہ مکمل ہو گیا ہم نے کہا کہ آپ نے یہاں اس کتاب کو کیا سمجھا ہو گا" مسکرا کر فرمایا ہو! جہاں سے چاہو پوچھ لو ہم نے بعض مقامات سے پوچھا آپ نے بالکل صحیح جواب دیا،، اس واقعہ سے جہاں حضرت محدث گوندلوی کی بے پناہ قوت حافظہ کا اندازہ ہوتا ہے وہاں ان کے بے انتہا ذوق مطالعہ کا بھی پتہ چلتا ہے اسی ذوق مطالعہ نے آپ کو بحرِ علم و حکمت کا شناور بنا دیا آپ شناور ہی نہیں بلکہ علوم عالیہ و آلیہ کے بحر بیکراں کے غواص تھے عرب و عجم کے ارباب فضل و کمال آپ کے علمی مرتبہ کے معترف تھے۔

حضرت حافظ صاحب گوندلوی علیہ الرحمۃ علم و عمل کی معراج پر فائز تھے اتباع سنت کا یہ عالم تھا کبھی بھی راہِ سنت سے

باہر قدم نہ رکھا ہمیشہ سنت کے عامل و حامل رہے تا آنکہ جوتا پہننے اور اتارنے میں سنت عمل کو پیش نظر رکھتے تھے آپ ہر ایک سے بہ خلق و مروت پیش آتے آپ عام محفل میں سوالات کے جواب دینے میں کبھی تفریق روا نہ رکھتے تھے۔ سائل کوئی بڑا عالم ہوتا یا عام آپ ہر ایک کو جواب دیتے تھے۔

آپ نے ستر سے زائد برس تک حدیث نبوی کی خدمت کی علم حدیث میں آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ بلا شبہ استاذ پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی مرحوم کے جانشین تھے آپ ہمہ صفت موصوف تھے۔ جب آپ یاد آتے ہیں تو دل گداز اور آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں خدائے برتر آپ کی لحد پر شبنم افشانی فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فری میڈیکل سروس

آپ اپنی علامات ہمیں لکھیں ہم ہومیو دوا تجویز کر کے دیں گے۔ مع جوابی لفافہ بھیجیں۔
الاحسان شہیدؒ فری ہومیو ڈسپنسری اسلام نگر گلی نمبر ۲، دفتر اہلحدیث یوتھ فورس، فیصل آباد

تصحیح

گزشتہ شمارے کے "قادیانیت" کے مضمون میں صفحہ نمبر ۴۵ کی پندرھویں سطر پر لفظ "لعنتیں" غلطی سے "نعمتیں" شائع ہو گیا ہے لہذا وہ جملہ اس طرح پڑھا جائے .....

"اللہ کی ان لوگوں پر کروڑوں لعنتیں ہوں"

(مترجم)